سوال

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں مسلمان لباس میں اپنے آپ کو کفار سے کیسے ممتاز کرتے تھے ؟ کیا مکہ کے کافر بھی لمبی قمیص جو آج کل توب کے نام سے پہچانی جاتی ہے پہنا کرتے تھے ، اس بنا پر کیا کھلا لباس اسلامی لباس شمار ہوتا ہے ؟

جواب

الحمد للہ

لباس اللہ تعالی کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے ، جس سے انسان اپنا ستر چھپاتا ہے ، اور گرمی و سردی سے بچتا ہے ، اللہ سبحانہ و تعالی نے اس انعام اور احسان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے :

اے بنی آدم ہم نے تمہارے لیے لباس پیدا کیا جو تمہاری شرم گاہوں کو بھی چھپاتا ہے اور موجب زینت بھی ہے ، اور تقوے کا لباس یہ اس سے بڑھ کر ہے ، یہ اللہ تعالی کی نشانیوں میں سے ہے تاکہ یہ لوگ یاد رکھیں الاعراف (26).

اور ایک دوسرے مقام پر فرمان باری تعالی اس طرح ہے :

اس نے تمہارے لیے کرتے بنائے ہیں جو تمہیں گرمی سے بچائیں ، اور ایسے کرتے بھی جو تمہیں لڑائی کے وقت کام آئیں وہ اسی طرح اپنی پوری پوری نعمتیں دے رہا ہے کہ تم حکم تسلیم کرنے والے بن جاؤ النحل (81).

چنانچہ لباس میں اصل اباحت ہے ، اس لیے مسلمان جو چاہے پہن سکتا ہے چاہے وہ اس نے خود تیار کیا ہو یا غیر مسلموں نے ، لیکن اس میں شرط یہ ہے کہ وہ لباس شرعی شروط کے مطابق ہو ، مکہ وغیرہ میں صحابہ کرام کا یہی حال تھا ، کیونکہ مسلمان ہونے والا شخص کوئی خاص لباس نہیں پہنتا تھا ، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شامی جبہ اور یمنی حلہ پہنا کرتے تھے ، اور اسے تیار کرنے والے مسلمان نہیں تھے ، اس لیے لباس میں شرعی شروط کا اعتبار کیا جائیگا ، آپ سوال نمبر (36891) کے جواب کا مطالعہ کریں ، اس میں مردوں کے لباس کے احکام کا خلاصہ بیان کیا گیا ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عمومی طور پر کفار سے مشابہت اختیار کرنے سے منع کیا ہے چاہے وہ لباس میں ہو یا کسی اور چیز میں مشابہت ، اسی سلسلہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس کسی نے بھی کسی قوم سے مشابہت اختیار کی تو وہ انہی میں سے ہے "

سنن ابوداود حدیث نمبر (4031) العراقی نے احیاء العلوم الدین (1/342) میں اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے ارواء الغلیل (5/109) میں اسے صحیح قرار دیا ہے

اور لباس میں مشابہت اختیار کرنے کی نہی اور ممانعت خاص کر آئی ہے :

عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ :

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دو زرد رنگ کے معصفر کپڑے پہنے ہوئے دیکھا تو فرمانے لگے :

یہ کفار کے کپڑوں میں سے ہیں، تم انہیں مت پہنو"

صحیح مسلم حدیث نمبر (2077).

اور امام نے عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ :

" عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے آذربائیجان کے مسلمانوں کو خط لکھا :

تم ناز و نعمت میں پڑنے اور مشرکوں کے لباس سے اجتناب کرو"

صحیح مسلم حدیث نمبر (2069).

کفار کا وہ لباس مسلمانوں کے لیے پہننا حرام ہے جو کفار کے ساتھ مخصوص ہے، اور دوسرے نہیں پہنتے، لیکن جو لباس کفار اور مسلمان سب پہنتے ہیں اسے زیب تن کرنے میں کوئی حرج نہیں، اور نہ ہی اس میں کوئی کراہت ہے، کیونکہ وہ کفار کے ساتھ مخصوص نہیں ہے

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا :

کفار سے کونسی مشابہت اختیار کرنی ممنوع ہے ؟

تو کمیٹی کے علماء کرام کا جواب تھا :

"کفار سے مشابہت اختیار کرنے کی ممانعت سے مراد یہ ہے کہ ان عادات وغیرہ میں کفار کی مشابہت اختیار کرنا جو ان کے ساتھ مخصوص ہیں، اور انہوں نے دین کے عقائد اور عبادات کے امور میں بدعات جاری کر لی ہیں، مثلا داڑھی منڈانے میں کفار کی مشابہت اختیار کرنا

رہا پتلون وغیرہ پہننے کا مسئلہ تو لباس میں اصل اباحت ہے، کیونکہ یہ عادات کے امور میں شامل ہے

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{آپ فرمائیے کہ اللہ تعالی کے پیدا کیے ہوئے اسباب زینت کو جنہیں اللہ نے اپنے بندوں کے لیے بنایا ہے اور کھانے پینے کی حلال چیزوں کو کس شخص نے حرام کیا ہے ؟

آپ کہہ دیجئے کہ یہ اشیاء اس طور پر قیامت کے روز خالصتا اہل ایمان کے لیے ہونگی، دنیوی زندگی میں مومنوں کے لیے بھی ہیں، ہم اسی طرح تمام آیات کو سمجھ داروں کے واسطے صاف صاف بیان کرتے ہیں} الاعراف (32).

اس سے وہ استثنی ہوگا جس کے حرام یا مکروہ ہونے پر شرعی دلیل دلالت کرتی ہو مثلا : مردوں کے لیے ریشمی لباس پہننا حرام ہے، اور وہ لباس جو شرمگاہ کا حجم اور وصف واضح کرتا ہو اور باریک وشفاف لباس جس کے اندر سے جسم کا رنگ نظر آتا ہو یا اتنا تنگ کے شرمگاہ کی تحدید کرتا ہو

کیونکہ اس حالت میں یہ اسے ننگا کرنے کے حکم میں آتا ہے، اور شرمگاہ کو ننگا کرنا جائز نہیں، اور اسی طرح وہ لباس جو کفار کے ساتھ مخصوص ہیں، اور ان کی علامت ہیں ان کا بھی مسلمان مرد اور عورت کے لیے پہننا جائز نہیں

کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کی مشابہت اختیار کرنے سے منع فرمایا ہے

اور اسی طرح مردوں کا عورتوں جیسا لباس پہننا بھی جائز نہیں ہے، اور عورتوں کے لیے مردوں جیسا لباس پہننا جائز نہیں، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے سے اور عورتوں کو مردوں کی مشابہت اختیار کرنے سے منع فرمایا ہے

پینٹ یا پتلون نامی لباس کفار کے ساتھ مخصوص نہیں، بلکہ یہ کئی ایک ممالک میں کفار اور مسلمانوں میں عام ہے، بعض ممالک میں اسے زیب تن کرنے سے نفرت اس لیے کی جاتی ہے کہ وہ اس لباس سے مالوف نہیں، اور ان کی عادت میں یہ لباس شامل نہیں ہے، اور اگرچہ یہ دوسرے مسلمانوں کی عادت کے موافق ہے، لیکن اولی اور بہتر یہی ہے کہ وہ کسی ایسے علاقے اور ملک میں ہو جہاں کے لوگ یہ لباس نہیں پہنتے تو وہ یہ لباس زیب تن کر کے نماز ادا مت کرے، اور نہ ہی عام لوگوں کے جمع ہونے والی جگہ میں پہن کر جائے، اور نہ ہی عام راستوں پر" انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (3/307-309).

اور مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کا یہ بھی کہنا ہے:

"مسلمان مرد و عورت پر واجب اور ضروری ہے کہ وہ اسلامی اخلاق وعادات کا خیال اور انہیں اپنانے کی حرص رکھیں، اور اپنی شادی بیاہ کی تقریبات اور لباس اور کھانے پینے اور زندگی کے سب معاملات میں اسلام کا منہج اختیار کرتے اور اسلامی طریقہ پر چلیں

ان مسلمانوں کے لیے اپنے لباس میں کفار کے ساتھ مشابہت اختیار کرنا جائز نہیں، کہ وہ اتنے تنگ لباس پہنیں جو ستر ظاہر کریں، اور جسم کے اعضاء کا حجم اور اعضاء کی تحدید کریں، یا پھر اتنا باریک اور شفاف لباس مت پہنیں کہ وہ ستر پوشی کی بجائے ستر واضح کرے، یا پھر اتنا چھوٹا اور مختصر لباس بھی نہ پہنیں جو سینہ بھی نہ ڈھانپتا ہو، یا بازو ننگے ہوں، یا گردن اور سر اور چہرہ نظر آتا پھرے" انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (3/306-307).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

کفار سے مشابہت کا کا مقیاس کیا ہے؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

"مشابہت کا مقیاس یہ ہے کہ: مشابہت اختیار کرنے والی شخص وہ کام کرے جو اس شخص کے ساتھ مخصوص ہو جس سے مشابہت کی جا رہی ہے، تو کفار سے مشابہت یہ ہے کہ مسلمان شخص کفار کے مخصوص کاموں میں سے کوئی مخصوص کام کرے لیکن وہ کام اور چیز جو مسلمانوں میں عام ہو چکی ہے اور پھیل گئی ہو اور کفار کا امتیاز نہ رہی ہو تو پھر مشابہت نہیں ہوگی تو یہ مشابہت کی بنا پر حرام نہیں ہوگی، مگر یہ کہ وہ کسی دوسری وجہ سے حرام نہ ہو

ہم نے جو بات کہی ہے وہ اس کلمہ کے مدلول کا تقاضا ہے، اس کی صراحت فتح الباری میں اس طرح کی گی ہے:

بعض اہل علم نے برانڈی (برنس) کو ناپسند کیا ہے؛ کیونکہ یہ راہبوں کا لباس ہے، امام مالک رحمہ اللہ سے اس کے متعلق دریافت کیا تو ان کا جواب تھا:

اس میں کوئی حرج نہیں

انھیں کہا گیا : یہ تو عیسائیوں کا لباس ہے، تو انہوں نے جواب دیا : یہ یہاں پہنا جاتا تھا" انتہی

دیکھیں : فتح الباری (272/10).

میں کہتا ہوں : اگر امام مالک رحمہ اللہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے درج ذیل فرمان سے استدلال کرتے تو زیادہ بہتر اور اولی تھا :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جب محرم کے لباس کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا :

"محرم شخص نہ تو قمیص پہنے اور نہ ہی سلوار اور پائجامہ اور نہ ہی برنس"

اور فتح الباری میں یہ بھی ہے :

اگر ہم یہ کہیں کہ : ریشمی بچھونے (المیاثرالارجوان) سے عجمیوں کے ساتھ مشابہت کی بنا پر منع کیا گیا ہے، تو یہ دینی مصلحت ہے، لیکن یہ ان کا شعار تھا اور وہ اس وقت کافر تھے، پھر اب جبکہ ان کی علامت اور شعار نہیں رہا تو یہ معنی زائل ہو گیا تو اس طرح کراہت بھی زائل ہو گئی، واللہ تعالی اعلم "

دیکھیں : فتح الباری (307/10).

دیکھیں : مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین (290/12).

اور شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ کہتے ہیں :

"اگر نجاست معلوم نہ ہو کفار کا لباس مباح ہے؛ کیونکہ اصل طہارت و پاکیزگی ہے؛ تو یہ شک سے زائل نہیں ہوتی، اور انہوں نے جو بنا ہے یا رنگا ہے وہ بھی مباح ہے؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام کفار کے بنے اور رنگے ہوئے کپڑے پہنا کرتے تھے" انتہی

دیکھیں : الملخص الفقھی (20/1).

جواب کا خلاصہ یہ ہوا کہ :

مسلمان کے لیے کفار کے ساتھ ان اشیاء میں مشابہت اختیار کرنی حرام ہے، جو ان کفار کے ساتھ مخصوص ہیں، چاہے وہ لباس ہو یا کوئی اور کام وغیرہ، لیکن جو کفار کے ساتھ خاص نہیں تو اسمیں کوئی حرج نہیں ہے

واللہ اعلم.